روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 3 فروری 2015ء 13 ربیع الثانی 1436 ہجری 3 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 29

اپنی تمام تر استعدادوں، قابلیتوں اور طاقتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی تلقین۔ مربیان سلسلہ اور عہدیداران کو نصائح

مربیان اور واقفین زندگی کا کام ہے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور تعلیم و تربیت کریں

ہم میں سے ہر ایک جہاں خود دین کے کام میں مستعد ہو وہاں دوسروں کو بھی چست کرنے کی بھرپور کوشش کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ وہ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جو انسان کی استعداد اور قابلیت سے باہر ہو۔ تو پھر ان پر عمل کی ذمہ داری انسان پر عائد ہوتی ہے، ہمیں اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ احکام الٰہی پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ عمل تمہاری استعدادوں کے مطابق ضروری ہے۔ فرمایا کہ انسانی استعداد اور طاقت کو دیکھیں تو ہر ایک کی دماغی حالت، جسمانی ساخت، اس کا علم اور ذہانت وغیرہ مختلف ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوریوں، اس کی حالت اور ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے احکام میں ایسی لچک رکھ دی ہے جس کے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ معیار بھی مقرر ہیں۔ پس جب ایسی لچک ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے احکام پر دیانتداری سے عمل کرو۔ پس یہ دین حق کی خوبصورت تعلیم ہے جو انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قویٰ کی برداشت اور حوصلے سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان سے اس کی استعدادوں، قابلیتوں اور طاقتوں کے مطابق اپنے احکام پر عمل کرنے کی توقع رکھی ہے۔ پس یقیناً ایک حقیقی مومن کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح انسانوں کی صلاحیتوں میں فرق ہوتا ہے۔ تمام انسان برابر نہیں ہو سکتے سو یہی حالت ایمان اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی بھی ہے۔ سب کے ایمان اور عمل کا معیار ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ پس ہر ایک کے عمل اور سمجھ کی استعداد کی جو حد ہے وہی اس کی نیکی کا معیار ہے۔ فرمایا یہ یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ کی نظر ہماری پاتال تک ہے، کسی بھی قسم کا بہانہ اپنی کم علمی یا کم عقلی یا استعدادوں کی کمی کا اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں چل سکتا اس لئے اپنی استعدادوں کے جائزے لیتے ہوئے اپنے ایمان اور عمل کو پرکھنا چاہئے۔ کم از کم جو معیار مقرر فرمایا وہ پانچ وقت کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ اسی طرح روزے اور زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ فرمایا کہ ہماری حالت ایسی ہے کہ ہم نماز بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا نہیں کرتے۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ جس طرح دنیاوی کاموں کیلئے کوشش ہوتی ہے، اس سے بڑھ کر دین کے کام کے لئے کوشش ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ لوگوں کی استعدادوں کو بڑھانے کے سلسلے میں ہمارے مربیان اور صاحب علم لوگوں کو اپنا اہم کردار ادا کرنا چاہئے، ان کی علمی استعدادوں کو بڑھانے کی کوشش کریں، لوگوں کی استعدادوں کو سہارا دے کر انہیں اوپر لائیں۔ یہ بات افراد جماعت کی انفرادی اور جماعتی ترقی کا بھی موجب ہوگی۔ فرمایا کہ مربیان اور واقفین زندگی کا کام ہے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں۔ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی پوری توجہ دیں۔ مربیان نے ایمان و ایقان میں اضافے کے طریق بھی انہیں سکھانے ہیں اور دنیا کو خیر کی طرف بلانے کے لئے نئے سے نئے راستے اور طریق بھی ایجاد کرنے ہیں۔ پس واقفین زندگی اور خاص طور پر مربیان پر افراد جماعت کی استعدادوں کے معیار بلند کرنے کی اہم ذمہ داری ہے۔ اسی طرح عہدیداران کا بھی فرض ہے کہ وہ جماعت کی علمی اور دینی ترقی کے معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کریں۔ سیکرٹری تربیت کے ساتھ ساری مجلس عاملہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے نمونے کے ساتھ دوسروں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں، انہیں خطبہ سننے، درس سننے اور دیگر جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کریں تاکہ ان کی دینی، علمی اور روحانی ترقی ہو اور پھر ان میں مذکور باتوں کی مستقل یاددہانی کرواتے رہنا عہدیداروں کا کام ہے۔ پس ذمہ دار لوگوں کا کام ہے کہ کمزوروں کا سہارا بنیں۔ انہیں مسلسل نمازوں کی طرف لانے کی سعی کرتے رہیں۔ یاددہانیاں بھی استعدادوں کو چمکا دیتی ہیں۔ پس ذرا سی کوشش سے سست لوگ اپنی غفلت دور کر سکتے ہیں۔ اگر اپنے قریبیوں اور ہمسایوں کو بیت الذکر میں لانے کے لئے مسلسل یاددہانی کرواتے رہیں گے تو بیوت الذکر کی حاضری بڑھ سکتی ہے۔ نیکیوں میں اپنے بھائیوں کو بھی شامل کریں جو کمزور ہیں انہیں کھینچ کر اوپر لائیں۔ کیونکہ نیکی کی طرف ترغیب دلانے والے کو نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک جہاں خود دین کے کام میں مستعد ہو وہاں دوسروں کو بھی چست کرنے کی کوشش کرے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ جنان العانی صاحبہ آف شام حال مقیم ترکی اور مکرمہ حبیبہ صاحبہ آف میکسیکو کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اضافہ علم و معرفت کیلئے دعائیں

حضرت مسیح موعود کو 7 جون 1906ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔

(1) رب ارنی انوارک الکلیة. اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا۔ جو محیط کل ہوں (تذکرہ: 534)

(2) رب علمنی ما ھو خیر (تذکرہ صفحہ 488)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

(3) 20 جولائی 1907ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔ رب ارنی حقائق الاشیاء

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ (تذکرہ صفحہ 613)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

☆............☆............☆

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

بچوں کو آوارگی سے بچانا چاہئے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جائے۔ اگر بچوں سے صحیح طور پر کام لیا جائے۔ تو وہ کبھی آوارہ ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر انہیں گلیوں اور بازاروں میں آوارہ پھرنے کی بجائے مجلسوں میں بٹھایا جائے تو بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میری تعلیم تو کچھ بھی نہ تھی۔ لیکن یہ بات تھی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں جا بیٹھتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول کی مجلس میں چلا جاتا تھا۔ کھیلا بھی کرتا تھا۔ مجھے شکار کا شوق تھا۔ فٹ بال بھی کھیل لیتا تھا۔ لیکن گلیوں میں بیکار نہیں پھرتا تھا۔ بلکہ اس وقت مجلسوں میں بیٹھتا تھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بڑی بڑی کتابیں پڑھنے والوں سے میرا علم خدا تعالیٰ کے فضل سے زیادہ تھا۔ علم گدھوں کی طرح کتابیں لاد لینے سے نہیں آجاتا۔ آوارگی کو دور کرنے سے علم بڑھتا ہے اور ذہن میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔

پس اساتذہ، افسران تعلیم اور خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ بچوں سے آوارگی کو دور کریں یہ آوارگی کا ہی اثر ہے کہ ہم ادھر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور ادھر گلی میں بچے گالیاں بک رہے ہوتے ہیں۔ اگر تو وہ نماز ہی نہیں پڑھتے تو دوہرے مجرم ہیں۔ نہیں یہی جرم کافی ہے۔ فحش گالیاں ماں بہن کی وہ بکتے ہیں۔ اور کسی شریف آدمی کو خیال نہیں آتا کہ ان کو روکے (بیت) مبارک کے سامنے کھیلنے والے بچے 90-95 فیصدی احمدیوں کے بچے ہی ہو سکتے ہیں۔ تھوڑے سے غیروں کے بھی ہوتے ہوں گے۔ مگر میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ احمدیوں کے بچے گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ اور اساتذہ کو احساس تک نہیں ہوتا کہ ان کی اصلاح کریں۔ پھر میں نے دیکھا ہے مدرسہ احمدیہ کے طلباء گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو گاتے جاتے ہیں حالانکہ یہ وقار کے سخت خلاف ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ شرم و حیا جو دین کا حصہ ہے بالکل جاتی رہی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے نوجوان ایک دوسرے کی گردن میں باہیں اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں وقار کے خلاف ہیں۔ مجھے یاد ہے میرا ایک دوست تھا۔ بچپن میں ایک دفعہ ہم دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بیٹھے تھے کہ حضرت خلیفہ اول نے دیکھا۔ میری تو آپ بہت عزت کیا کرتے تھے اس لئے مجھے تو کچھ نہ کہا لیکن اس کو اس قدر ڈانٹا کہ مجھے بھی سبق حاصل ہو گیا۔ ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ "تی اے نی میں تینوں کہاں نُوا ایں نی توں کن رکھ"۔ یعنی بات تو میں اپنی لڑکی سے کہتی ہوں مگر بہو اسے غور سے سنے اسی طرح حضرت خلیفہ اول نے اسے ڈانٹا مگر مجھے سبق ہو گیا۔ کہ یہ بری بات ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کو (دینی) آداب سکھانے کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی نوجوان بے تکلفانہ ایک دوسرے کی گردن میں باہیں ڈالے پھر رہے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ میرے سامنے بھی ایسا کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ کوئی بُری بات ہے۔ ان کے ماں باپ اور اساتذہ نے ان کی اصلاح کی طرف کبھی کوئی توجہ ہی نہیں کی۔ حالانکہ یہ چیزیں انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگوں کی بچپن میں تربیت کا اب تک مجھ پر اثر ہے اور جب وہ واقعہ یاد آتا ہے۔ تو بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے ایک دفعہ میں ایک لڑکے کے کندھے پر کہنی ٹیک کر کھڑا تھا کہ ماسٹر قادر بخش صاحب نے جو مولوی عبدالرحیم درد کے والد تھے اس سے منع کیا۔ اور کہا کہ یہ بہت بری بات ہے اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہو گی۔ لیکن وہ نقشہ جب بھی میرے سامنے آتا ہے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 105)

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی سلسلہ مالٹا

جماعت احمدیہ مالٹا کی سالانہ بک فیئر میں شرکت

اس کے نیک اثرات۔ وزیٹرز کے جماعت احمدیہ کے بارے میں نیک تاثرات

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ مالٹا کو سالانہ نیشنل بک فیئر منعقدہ 12 تا 16 نومبر 2014ء میں شرکت کی توفیق ملی اور دین حق کی اشاعت اور تعلیمات کے پرچار کا موقع نصیب ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین سالوں سے جماعت کو سالانہ بک فیئر میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے اور ہر سال سٹال میں نمایاں بہتری آرہی ہے اور مقامی زبان میں لٹریچر کی تیاری میں بھی نمایاں کام ہوا ہے اور گزشتہ چند سالوں میں 30 مختلف پمفلٹس اور کتب مالٹی زبان میں شائع کی جا چکی ہیں جس سے مقامی لوگوں کو ان کی زبان میں دین حق کی تعلیمات پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا اور مختلف عناوین کے تحت قرآنی آیات پر مشتمل تیار کردہ Roll-UP Banners بھی display کئے گئے جو لوگوں کی خصوصی توجہ کا باعث بنے۔ امسال بک فیئر سے قبل مندرجہ ذیل لٹریچر شائع کرنے کی توفیق ملی۔

1۔ God in 21st Century (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

2۔ 'چار بنیادی صفات الٰہی' (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

3۔ دینی پردہ

4۔ دین حق امن کا مذہب

5۔ جہاد کا حقیقی دینی تصور

6۔ دین کے بنیادی ارکان کا تعارف

بیس ہزار سے زائد لوگوں نے اس بک فیئر کو وزٹ کیا جن میں ملک کی نمایاں ادبی، علمی، سفارتی، مذہبی، سیاسی اور حکومتی شخصیات شامل ہوتی ہیں۔ صدر مملکت مالٹا محترمہ میری لوئیس کولیرو پریکا صاحبہ، وزیر اعظم مالٹا مکرم ڈاکٹر جوزف مسکات صاحب اور وزیر تعلیم مکرم اوارسٹ بارطولو صاحب نے بھی جماعتی سٹال وزٹ کیا اور انہیں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس بک فیئر میں مختلف لوگوں کے ساتھ تفصیلی گفتگو اور ان کے سوالات کے جوابات دینے کا بھی موقع ملا اور لوگوں کے سوالات کے ذریعے آئندہ سال کے لئے لٹریچر کی تیاری کے لئے بھی پلان میں مدد ملی کہ لوگ دین حق سے متعلق مزید کیا جاننا چاہتے ہیں اور لوگوں کی دلچسپی کن مضامین میں ہے۔ اس بک فیئر میں 1500 سے زائد جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

اس بک فیئر کے حوالہ سے چند واقعات ذیل میں درج ہیں:

☆ مالٹا کے وزیر اعظم اور وزیر تعلیم نے بتایا کہ وہ جماعت کی طرف سے اخبارات میں لکھے جانے والے آرٹیکل پڑھتے ہیں اور تمام مضامین نہایت عمدگی کے ساتھ لکھے جاتے ہیں اور یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ تمام اہم امور پر مضامین لکھے جائیں اور آپ اس ذمہ داری کو نہایت اچھی طرح سے سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ ایک رومن کیتھولک عیسائی وزیٹر جنہوں نے گزشتہ سال بھی لٹریچر حاصل کیا تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace مطالعہ کے لئے لی تھی جب وہ اس بار جماعتی سٹال پر تشریف لائے تو کہنے لگے مجھے وہ کتاب پڑھ کر بہت مزہ آیا، اس کا ترجمہ بھی بہت اعلیٰ تھا اور مضمون تو لاجواب۔ مزید کہنے لگے کہ "اگر جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی طرح کے مزید چند لوگ دنیا میں ہوتے تو یقیناً دنیا کا نقشہ مختلف ہوتا اور دنیا امن کا گہوارہ ہوتی"۔

☆ بہت سارے وزیٹرز نے اس بات کا اظہار کیا کہ میڈیا اور مغرب دین حق کے خلاف کافی پروپیگنڈا کرتے ہیں اور دین حق کا شدت پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ شدت پسند لوگ ہر مذہب میں ہوتے ہیں تاہم ان چند لوگوں کی وجہ سے مذہب کو غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔

☆ ایک بزرگ شخص کے ساتھ دین حق سے متعلق تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں اور اپنے اندر خوبصورتی رکھتے ہیں اور جو لوگ دہشت گردی میں ملوث ہیں وہ صرف مذہب کی آڑ میں ایسا کر رہے ہیں ورنہ جو صاف دل اور پاک کانشس رکھتے ہیں وہ کبھی ایسا ظلم روا نہیں رکھ سکتے۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کے اعلیٰ ثمرات عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ مالٹا کو بہتوں سے نوازے۔

آمین

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کی حیات طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض واقعات کا تذکرہ

ان واقعات سے ہمیں حضرت مسیح موعود کے مقام و مرتبہ اور آپ کے ساتھ تائیدات الٰہی کا بھی پتہ چلتا ہے

نشانات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ کیپٹن ڈگلس کے نواسے نے مجھے پیغام بھجوایا کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔ مارٹن کلارک کے پڑپوتے نے یہاں (جلسہ پر) آ کے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ میرا پڑدادا غلط تھا اور حضرت مرزا صاحب سچے تھے

یہ باتیں حضرت مسیح موعود اور آپ کے بعد جاری خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی دلیل ہیں اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے والی ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 دسمبر 2014ء بمطابق 12 فتح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج بھی میں حضرت مصلح موعود کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے وقت کے بعض واقعات پیش کروں گا۔ چاہے ہمارے علم میں پہلے بھی ہوں لیکن حضرت مصلح موعود جس طرح بیان فرماتے ہیں اس سے بعض باتیں مختلف زاویوں سے سامنے آتی ہیں اور اس سے ہمیں حضرت مسیح موعود کے مقام و مرتبہ اور آپ کے ساتھ تائیدات الٰہی کا ایک اور رنگ میں بھی پتا چلتا ہے۔

سورۃ یونس کی آیت سترہ میں جو اصول اللہ تعالیٰ نے نبی کی صداقت کا بیان فرمایا ہے کہ (-)۔ یعنی پس پہلے میں تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں۔ کیا تم عقل نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ یہ کہیں یا آپؐ نے کفار کو یہ کہا۔ بہر حال یہ ایک اصول ہے نبی کی صداقت کا کہ جو اس کا ماضی ہے وہ اس کی زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود ایک جگہ اپنی تقریر میں فرماتے ہیں۔ یہ تقریر کا موقع بھی اس طرح پیدا ہوا کہ قادیان میں مخالفین ...... جمع ہوئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بڑی دشنام طرازیاں کیں، بڑی تقاریر کیں اور بڑا منصوبہ کر کے وہ جلسہ انہوں نے منعقد کیا اور ارادہ ان کا یہ تھا کہ فساد پیدا کیا جائے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ وہ فساد تو نہ کر سکے لیکن انہوں نے جو بھی دریدہ دہنی کی جا سکتی تھی ...... ۔اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے بھی ایک جلسہ منعقد کیا یا کہنا چاہئے کہ ایک اجلاس کی صورت تھی جہاں آپ نے ان اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے اور صداقت حضرت مسیح موعود ثابت کی۔

بہر حال وہ ساری باتیں تو نہیں، ایک آدھ اقتباس مَیں اس میں سے لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ: ’’حضرت مرزا صاحب کی دعوے سے پہلے کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو آپ نے یہاں کے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار باعلان یہ فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو؟ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ لَبِثْتُ فِيْكُمْ (-)۔ اس کے تحت ہر ایک نے یہ گواہی دی کہ آپ کی پہلی زندگی بالکل پاک تھی یا کم از کم اعتراض نہیں اٹھا سکے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ (-) محمد حسین بٹالوی ...... نے اپنے رسالے میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا اور اس کی زندگی پاکباز رہی وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہو گیا اور بگڑ گیا۔ علمائے نفس نے مانا ہے کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ (جو نفسیات کے ماہر ہیں وہ یہ یہی کہتے ہیں کہ جو اخلاقی برائیاں ہیں وہ آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں) ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا ہے۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے‘‘ کہ کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔

(معیار صداقت۔ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 61)

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ مومن میں فرماتا ہے میں کہ (-) (المومن: 52) کہ ہم اپنے رسول کی مدد فرماتے ہیں۔ ...... حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ’’آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ مارنے پر متعین ہوئے جن کا علم ہو گیا اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے۔ مقدمے آپ پر جھوٹے مقدمے اقدام قتل کے بنائے گئے۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعوے کے ساتھ آیا تھا کہ اس مدعی مہدویت و مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں؟ مَیں پکڑوں گا مگر جب مقدمہ ہوتا ہے وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار اس نے یہی کہا اور آخر اس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے (جس نے الزام لگایا تھا) پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا اور اس نے بتا دیا کہ مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا‘‘۔ اس کی باقی تفصیل بعد میں میں آگے بیان کروں گا۔ ......

اب چہرہ دیکھ کر ایک ڈپٹی کمشنر کے اور وہ بھی انگریز کے رویے میں جو تبدیلی پیدا ہوئی جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اب میں پکڑوں گا کیونکہ معمولی بات نہیں ہے۔ کیپٹن ڈگلس جو تھے ان کی مخالفت کوئی معمولی مخالفت نہیں تھی بلکہ اس نے مذہبی رنگ اختیار کر لیا تھا۔ اس کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’چند دن پہلے اس نے کہا تھا کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیح کا دعویٰ کیا ہے اور اس طرح وہ ہمارے خدا کی ہتک کر رہا ہے اس کو آج تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں؟ جب مسل آئی تو (ڈپٹی کمشنر کیونکہ اس پر وارنٹ کرنا چاہتا تھا۔) مسل خوان نے کہا۔ جناب والا! یہ کیس وارنٹ کا نہیں بلکہ سمن کا کیس ہے۔ اس لئے وارنٹ جاری نہیں کیا جا سکتا۔ سمن بھیجا جا سکتا ہے۔ ان دنوں جلال الدین ایک انسپکٹر پولیس تھے جو احمدی تو نہیں تھے لیکن بڑے ہمدرد انسان تھے۔ انہوں نے بھی ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائی کہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ وارنٹ جاری کیا جا رہا ہے۔ یہ وارنٹ کا کیس نہیں۔ سمن کا کیس ہے۔ لہٰذا وارنٹ کے بجائے سمن بھیجنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے نام سمن جاری کیا گیا اور انہی جلال الدین صاحب کو اس کی تعمیل کرنے کے لئے قادیان بھیجا گیا۔ چنانچہ بعد میں مقررہ تاریخ پر آپ بٹالہ حاضر ہوئے جہاں ڈپٹی کمشنر صاحب دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ جب آپ عدالت میں پہنچے تو وہی ڈپٹی کمشنر جس نے چند دن پہلے کہا تھا کہ یہ شخص خداوند یسوع کی ہتک کر رہا ہے اس کو کوئی پکڑتا کیوں نہیں؟ اس نے

آپ کا بہت اعزاز کیا (جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ) عدالت میں کرسی پیش کی اور (یہ بھی) کہا کہ آپ بیٹھے بیٹھے میری بات کا جواب دیں۔ اس مقدمے میں (جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے)...... بھی بطور گواہ کے پیش ہوئے۔ (اس وقت) عدالت کے باہر ایک بہت بڑا ہجوم بھی تھا اور لوگ بڑے شوق سے مقدمہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جب ...... عدالت میں پہنچے اور (جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ) حضرت مسیح موعود کو کرسی پر بیٹھے دیکھا تو آگ بگولہ ہو گئے۔ کیونکہ وہ تو سوچ کے آئے تھے کہ جب میں جاؤں گا تو مرزا صاحب کو ہتھکڑی لگی ہو گی اور بڑی ذلت کی حالت ہو گی۔ (لیکن یہ تو بالکل الٹ ہو رہا تھا۔) مقدمہ ایک انگریز ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں پیش ہوا تھا۔ مدعی بھی ایک انگریز پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک تھا۔ (ان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ انگریز تھے لیکن درحقیقت وہ کسی پٹھان کی نسل میں سے تھے جس نے ایک انگریز سے شادی کی ہوئی تھی اور وہ انگریز کا لے پالک بھی تھا۔) مولوی محمد حسین صاحب جیسے مشہور عالم بطور گواہ پیش ہو رہے تھے مگر پھر بھی دشمن ناکام و نامراد رہا......

سر ڈگلس کو خدا تعالیٰ نے اور نشانات بھی دکھلائے جو مرتے دم تک انہیں یاد رہے اور (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) انہوں نے (سر ڈگلس نے) خود مجھ سے بھی بیان کئے۔ 1924ء میں جب میں انگلینڈ گیا تو یہ سارا قصہ مجھ سے بیان کیا۔ سر ڈگلس کے ایک ہیڈ کلرک تھے جن کا نام غلام حیدر تھا۔ وہ راولپنڈی کے رہنے والے تھے بعد میں وہ تحصیلدار ہو گئے تھے۔ (سرگودھا کے شاید رہنے والے تھے۔) انہوں نے خود مجھے یہ قصہ سنایا اور کہا جب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والا مقدمہ ہوا تو میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا ہیڈ کلرک تھا۔ جب عدالت ختم ہوئی تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ ہم فوراً گورداسپور جانا چاہتے ہیں۔ تم ابھی جا کر ہمارے لئے ریل کے کمرے کا انتظام کرو۔ ٹرین پر بکنگ کراؤ۔ چنانچہ مَیں مناسب انتظامات کرنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر آ گیا۔ مَیں سٹیشن سے باہر نکل کر برآمدے میں کھڑا تھا تو مَیں نے دیکھا کہ سر ڈگلس سڑک پر ٹہل رہے ہیں۔ وہ کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر۔ ان کا چہرہ پریشان ہے۔ مَیں ان کے پاس گیا اور کہا۔ صاحب! آپ باہر پھر رہے ہیں۔ میں نے ویٹنگ روم میں کرسیاں بچھائی ہوئی ہیں آپ وہاں تشریف رکھیں۔ وہ کہنے لگے منشی صاحب! آپ مجھے کچھ نہ کہیں میری طبیعت خراب ہے۔ میں نے کہا کچھ بتائیں تو سہی۔ آخر آپ کی طبیعت کیوں خراب ہو گئی ہے تا کہ اس کا مناسب علاج کیا جا سکے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ جب سے میں نے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ کر کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گناہگار نہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں۔ پھر میں نے عدالت کو ختم کر دیا اور یہاں آیا تو اب ٹہلتا ٹہلتا جب اس کنارے کی طرف نکل جاتا ہوں تو وہاں مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کام نہیں کیا۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ پھر مَیں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں بھی مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر میری یہی حالت رہی تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔ میں نے کہا صاحب! آپ چل کر ویٹنگ روم میں بیٹھیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آئے ہوئے ہیں وہ بھی انگریز ہیں۔ ان کو بلا لیتے ہیں۔ شاید ان کی باتیں سن کر آپ کو تسلی ہو جائے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کا نام لیمار چنڈ تھا۔ سر ڈگلس نے کہا انہیں بلوا لو۔ چنانچہ مَیں انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو سر ڈگلس نے ان سے کہا کہ دیکھو یہ حالات ہیں۔ میری جنون کی سی حالت ہو رہی ہے۔ مَیں سٹیشن پر ٹہلتا ہوں اور گھبرا کر اس طرف جاتا ہوں تو وہاں کنارے پر مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور ان کی شکل مجھے کہتی ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ مجھ پر جھوٹا مقدمہ کیا گیا ہے۔ پھر دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں کنارے پر مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے جو کیا جا رہا ہے۔ یہ دیکھ کے میری حالت پاگلوں کی سی ہو گئی ہے۔ اگر تم اس سلسلے میں کچھ کر سکتے ہو تو کرو ورنہ مَیں پاگل ہو جاؤں گا۔ تو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا اس میں کسی اور کا قصور نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ آپ نے گواہ کو ...... کے حوالے کیا ہوا ہے۔ جو گواہ ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے اس کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا تو آپ نے ...... کے حوالے کیا ہوا ہے۔ وہ لوگ جو کچھ اسے سکھاتے ہیں وہ عدالت میں آ کر بیان دیتا ہے۔ آپ اسے پولیس کے حوالے کریں اور پھر دیکھیں کہ وہ کیا بیان دیتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سر ڈگلس نے کاغذ قلم منگوایا اور حکم دے دیا کہ عبدالحمید کو پولیس کے حوالے کیا جائے۔ اور حکم کے مطابق عبدالحمید کو ...... سے لے لیا گیا اور پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ دوسرے دن یا اسی دن اس نے فوراً اقرار کر لیا کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بیان ہے کہ مَیں نے اسے سچ سچ بیان دینے کے لئے کہا تو اس نے پہلے تو اصرار کیا کہ وہ واقعہ بالکل سچا ہے۔ مرزا صاحب نے مجھے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کے لئے بھیجا تھا لیکن میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص پادریوں سے ڈرتا ہے۔ چنانچہ میں نے کہا کہ میں نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے حکم لے لیا ہے کہ اب تمہیں ...... کے پاس نہیں جانے دیا جائے گا۔ اب تم پولیس کے حوالات میں ہی رہو گے۔ تو وہ میرے پاؤں پر گر گیا اور کہنے لگا صاحب! مجھے بچا لو۔ مَیں اب تک جھوٹ بولتا رہا ہوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ صاحب آپ دیکھتے نہیں تھے کہ جب مَیں گواہی کے لئے عدالت میں پیش ہوتا تھا تو میں ہمیشہ ہاتھ کی طرف دیکھتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ...... نے مجھے کہا کہ جاؤ اور عدالت میں بیان دو کہ مجھے مرزا صاحب نے ہنری مارٹن کلارک کے قتل کے لئے بھیجا تھا اور امرتسر میں مجھے فلاں مستری کے گھر میں جانے کے لئے ہدایت دی تھی۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں یہ دوست مستری قطب دین صاحب تھے جن کا ایک پوتا اس وقت (اس زمانے میں) جامعہ میں پڑھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس نے کہا کہ) مَیں تو وہاں کے احمدیوں کو جانتا نہیں۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں رہے گا۔ اس پر مستری صاحب کا نام کوئلے کے ساتھ میری ہتھیلی پر لکھ دیتے تھے۔ جب میں گواہی دینے آتا تھا اور ڈپٹی کمشنر مجھ سے دریافت کرتے تھے کہ تمہیں امرتسر میں کس کے گھر بھیجا گیا تھا تو مَیں ہاتھ اٹھاتا تھا اور اس پر سے نام دیکھ کر کہہ دیتا تھا کہ مرزا صاحب نے مجھے فلاں احمدی کے پاس بھیجا تھا۔ (ہر دفعہ مختلف گواہوں کے لئے نام بھی لکھے جاتے تھے) غرض اس نے ساری باتیں بتا دیں اور سر ڈگلس نے اگلی پیشی پر حضرت مسیح موعود کو بری کر دیا۔

تو دیکھو یہ سب واقعات ہمارے لئے آیات بینات ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے سر ڈگلس کے لئے اور آیات بینات بھی پیدا کئے۔ ایک آیت بیّنہ یہ تھی کہ انہیں ٹہلتے ٹہلتے حضرت مسیح موعود کی تصویر نظر آتی تھی اور وہ تصویر کہتی تھی کہ میں بے گناہ ہوں میرا کوئی قصور نہیں۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) پھر انہوں نے خود مجھے سنایا کہ ایک دن مَیں گھر میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک ہندوستانی آئی سی ایس آیا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ اپنی زندگی کے عجیب حالات میں سے کوئی ایک واقعہ بتائیں تو میں نے اسے یہی مرزا صاحب والا واقعہ سنایا۔ مَیں یہ واقعہ سنا رہا تھا کہ ان کا جو بیرا تھا، کام کرنے والا تھا اس نے ایک کارڈ لا کر دیا اور کہا باہر ایک آدمی کھڑا ہے جو آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا اس کو اندر بلا لو۔ جب وہ شخص اندر آیا تو میں نے کہا نوجوان! مَیں آپ کو جانتا نہیں آپ کون ہیں؟ اس نوجوان نے کہا کہ آپ میرے والد کو جانتے ہیں آپ ان کے واقف ہیں ان کا نام پادری وارث دین تھا۔ مَیں نے کہا ہاں میں ابھی ان کا ذکر کر رہا تھا۔ وہ نوجوان کہنے لگا کہ ابھی تار آئی ہے کہ پادری وارث دین فوت ہو گئے ہیں۔ وارث دین ایک پادری تھا جس نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو خوش کرنے کے لئے اس کی طرف سے یہ ساری کارروائی کی تھی۔ (مقدمہ وغیرہ کروایا تھا) مگر خدا تعالیٰ نے ڈپٹی کمشنر صاحب پر حق کھول دیا اور خود جو گواہ تھا اس نے بھی اقرار کر لیا کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے یہ سب جھوٹ ہے۔ مگر عین اس وقت جب سر ڈگلس وارث دین کا ذکر کر رہے تھے۔ ان کے بیٹے کا وہاں آنا اور اپنے والد کی وفات کی خبر دینا عجیب اتفاق تھا۔ سر ڈگلس اپنی موت تک جس احمدی کو بھی ملتے رہے اسے یہ واقعہ بتاتے رہے۔ انہوں نے مجھے بھی یہ واقعہ سنایا، چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو بھی اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی یہ سب واقعہ سنایا۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) 1924ء میں جب مَیں لندن آیا تو ان کی صحت اچھی تھی۔ کہتے ہیں یہ 32 سال قبل کا واقعہ ہے اور اب وہ (سر ڈگلس) 93 سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ 1924ء میں ان کی 61 سال عمر تھی۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ

اب جب مَیں 1953ء میں دوبارہ گیا تو مَیں نے انہیں بلایا تو انہوں نے معذرت کر دی اور کہا۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور بہت کمزور ہوں۔ اب میرے لئے چلنا پھرنا مشکل ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اب سنا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں تو مجھے افسوس ہوا کہ موٹر ہمارے پاس تھی۔ ہم موٹر میں ہی انہیں منگوا لیتے۔ یا ان کے گھر چلے جاتے۔ تو (لکھتے ہیں کہ) یہ آیات بیّنات ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے انبیاء کی سچائی ظاہر کرتا رہتا ہے اور مومن کو چاہئے کہ وہ سچے معنوں میں مومن بننے کے لئے کوشش کرے۔ اگر وہ حقیقی مومن بنے تو اللہ تعالیٰ ضرور غیب سے ایسے حالات پیدا کرتا ہے جس سے اس کا ایمان تازہ ہوتا رہتا ہے اور درحقیقت ایسے ایمان کے بغیر کوئی مزہ بھی نہیں۔ جس ایمان نے آنکھیں نہ کھولیں اور انسان کو اندھیرے میں رکھا اس کا کیا فائدہ۔ جو اس جہان میں اندھا رہے گا وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا رہے گا اور جسے اسی جہان میں آیات بیّنات نظر نہیں آتیں اس کو اگلے جہان میں بھی آیات بیّنات نظر نہیں آئیں گی۔ اس دنیا میں آیات بیّنات نظر آئیں تو دوسری دنیا میں بھی آیات بیّنات نظر آتی ہیں۔''

(ماخوذ از الفضل 30 مارچ 1957ء صفحہ 7-6 جلد 46/11 نمبر 77)

اب یہ نشانات کی بات ہے تو نشانات کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ گو اس بات کو سو سال سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے جو ایک بڑا نشان تھا۔ اور یہ نشان اب اس طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ **کیپٹن ڈگلس کے نواسے نے مجھے پیغام بھجوایا کہ مَیں بیعت کرنی چاہتا ہوں اور کہا کہ مَیں سوچتا ہوں کہ کون سا نیک کام میرے نانا سے ہوا تھا اور اتنی بڑی نیکی ہوئی تھی کہ میرے دل میں شدت سے خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ مَیں احمدیت میں شامل ہو جاؤں۔** اور یہ ہے نشان کہ آج اس کے نواسے کو یہ احساس ہو رہا ہے کہ وہ سچائی جو سر ڈگلس کو دکھائی گئی تھی اس کو اس نے تو قبول نہیں کیا لیکن اس سچائی کو دیکھ کر مَیں آج قبول کرتا ہوں اور **مارٹن کلارک کے پڑپوتے کا قصہ** تو آپ لوگ سن ہی چکے ہیں۔ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ اس نے یہاں (جلسہ پر) **آ کے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ میرا پردادا غلط تھا اور حضرت مرزا صاحب سچے تھے۔**

حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ''پس مومن کو ہمیشہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں لگے رہنا چاہئے کہ وہ دن اسے نصیب ہو جب اللہ تعالیٰ (دین) اور اپنی ذات کی سچائی اس کے لئے کھول دے اور اس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منور چہرہ اور خدا تعالیٰ کا نورانی چہرہ نظر آ جائے۔ جب یہ ہو جائے تو پھر رات اور دن اور سال تکلیف کے سال ہوں یا خوشی کے سال ہوں اس کے لئے برابر ہو جاتے ہیں۔ بس اگر اللہ تعالیٰ کا چہرہ نظر آ جائے، آپ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نظر آ جائے تو پھر کوئی خوشی غمی کا احساس نہیں رہتا۔ بس ایک ہی احساس رہتا ہے اور اسی محبت میں انسان ڈوبا رہتا ہے۔ فرماتے ہیں اور چاہے کچھ بھی ہو ایسا آدمی ہمیشہ خوش رہتا ہے اور مطمئن رہتا ہے کسی سے ڈرتا نہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود پر جب کرم دین بھیں والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا۔ آریوں نے اسے ورغلایا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود کو ضرور کچھ سزا دے اور اس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کر لیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے جب یہ بات سنی تو وہ ڈر گئے۔ کہنے لگے کہ حضور! بڑے فکر کی بات ہے۔ آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے۔ آپ کسی طرح قادیان تشریف لے چلیں۔ گورداسپور میں مزید عرصہ نہ ٹھہریں۔ اگر آپ گورداسپور میں ٹھہرے تو مجسٹریٹ نے کل آپ کو کوئی نہ کوئی سزا ضرور دے دینی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ خواجہ صاحب! اگر میں قادیان چلا جاؤں تو وہاں سے بھی مجھے پکڑا جا سکتا ہے۔ پھر میں کہاں جاؤں۔ مجسٹریٹ کو اختیارات حاصل ہیں اگر قادیان گیا تو وہاں بھی وارنٹ آ سکتا ہے اور وہاں سے کسی دوسری جگہ گیا تو وہ بھی محفوظ جگہ نہیں ہو گی۔ وہاں بھی وارنٹ جاری کئے جا سکتے ہیں۔ پھر میں کہاں کہاں بھاگتا پھروں گا۔ خواجہ صاحب کہنے لگے حضور! آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود لیٹے ہوئے تھے۔ آپ اٹھ کر بیٹھے اور فرمایا خواجہ صاحب! آپ کیوں پریشان ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ وہ دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔ ان میں سے ایک تو معطّل ہوا اور ایک کا بیٹا پاگل ہو گیا اور چھت پر سے چھلانگ مار کر مر گیا۔ پھر اس پر یہ اثر تھا کہ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) میں دلّی جا رہا تھا کہ وہ لدھیانے کے سٹیشن پر مجھے ملا اور کہنے لگا دعا کریں۔ میرا ایک اور بیٹا ہے خدا تعالیٰ اسے بچا لے۔ مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود کی وہ بات پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے اور آریوں کو ان کے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔

پس اگر انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر دنیا کی ہر شئے اس کی ہو جاتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ''جے تُو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو''۔ یعنی اگر تُو خدا تعالیٰ کا ہو جائے تو سب جہان تیرا ہو جائے گا۔ دنیا کی کوئی چیز تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکے گی اور کوئی دشمن تمہارے خلاف کوئی شرارت نہیں کر سکے گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کے بنو اور دعا کرتے رہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ اس طرح تم بھی امن میں آ جاؤ اور تمہاری اولاد اور دوسرے عزیز اور دوست بھی امن میں آ جائیں۔ یاد رکھو جب تک جماعت امن میں نہیں رہے گی تم بھی امن میں نہیں رہ سکتے اور جماعت اسی وقت امن میں رہ سکتی ہے جب تمہاری آئندہ نسلیں امن میں ہوں''۔

(ماخوذ از الفضل 30 مارچ 1957ء صفحہ 7-6 جلد 46/11 نمبر 77)

پھر اسی مقدمے کے سلسلے میں ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ ''مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود پر جب پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ کیا تو میں نے گھبرا کر دعا کی۔ رات کو رؤیا میں دیکھا کہ میں سکول سے آ رہا ہوں اور اس گلی میں سے جو مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کے نیچے ہے اپنے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہاں مجھے بہت سی باوردی پولیس دکھائی دیتی ہے۔ پہلے تو ان میں سے کسی نے مجھے اندر داخل ہونے سے روکا مگر کسی نے کہا یہ گھر کا ہی آدمی ہے اسے اندر جانے دینا چاہئے۔ جب ڈیوڑھی میں داخل ہو کر اندر جانے لگا تو وہاں ایک تہہ خانہ ہوا کرتا تھا جو ہمارے دادا صاحب مرحوم نے بنایا تھا۔ ڈیوڑھی کے ساتھ سیڑھیاں تھیں جو اس تہہ خانے میں اترتی تھیں۔ بعد میں یہاں صرف ایندھن اور اپلے پڑے رہتے تھے۔ (یعنی کاٹھ کباڑ ہوتا تھا۔) جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو میں نے دیکھا کہ پولیس والوں نے وہاں حضرت مسیح موعود کو کھڑا کیا ہوا ہے اور آپ کے آگے بھی اور پیچھے بھی اوپلوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ صرف آپ کی گردن مجھے نظر آ رہی ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ سپاہی ان اوپلوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب میں نے انہیں آگ لگاتے دیکھا تو مَیں نے آگے بڑھ کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اتنے میں دو چار سپاہیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ کسی نے کمر سے اور کسی نے قمیص سے اور مَیں سخت گھبرایا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ اوپلوں کو آگ لگا دیں۔ اسی دوران میں اچانک میری نظر اوپر اٹھی اور میں نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر نہایت موٹے اور خوبصورت حروف میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ''جو خدا کے پیارے بندے ہوتے ہیں ان کو کون جلا سکتا ہے۔ تو (فرماتے ہیں کہ) اگلے جہان میں ہی نہیں یہاں بھی مومنوں کے لئے سلامتی ہوتی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات دیکھے کہ آپ کے پاس گو نہ تلوار تھی نہ کوئی اور سامان حفاظت مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے سامان کر دیئے''۔

(سیر روحانی (3) انوار العلوم جلد 16 صفحہ 383)

کیپٹن ڈگلس صاحب نے جو واقعہ ایک آئی سی ایس افسر کو بیان کیا تھا۔ اس میں ایک بات یہ بھی بیان کی تھی کہ مجھے بڑی سخت گھبراہٹ تھی کہ مقدمہ غلط ہے تو کہتے ہیں بہرحال میں نے فیصلہ کر لیا اور حق ثابت ہو گیا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں نے مرزا صاحب جیسا وسیع الحوصلہ بھی کوئی نہیں دیکھا۔ باوجود اس کے کہ ان پر ایک خطرناک جرم لگا کر انہیں خطرے میں ڈالا گیا تھا پھر بھی جب میں نے انہیں کہا یعنی عدالت نے جب انہیں کہا کہ آپ ان پر اپنی ہتک کا دعویٰ کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہہ دیا کہ مَیں نہیں کرنا چاہتا''۔

(ماخوذ از ضمیمہ اخبار الفضل قادیان 21۔ اکتوبر 1927ء صفحہ 22-21 جلد 15 نمبر 33)

ان تمام مخالفتوں کے باوجود جن کا حضرت مسیح موعود کو سامنا کرنا پڑا یہ آپ کا حوصلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق نہ صرف آپ محفوظ رہے بلکہ آپ کی جماعت بھی بڑھتی رہی۔ قادیان بھی ترقی کرتا رہا۔

اسی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''ایک زمانہ تھا کہ یہاں احمدیوں کو (بیوت) میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ (بیت) کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ چوک میں کِلّے

گاڑ دیئے گئے تھے تا نماز پڑھنے کے لئے جانے والے گریں اور کنویں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا تھا بلکہ یہاں تک سختی کی جاتی تھی کہ کمہاروں کو ممانعت کردی گئی تھی کہ احمدیوں کو برتن بھی نہیں دینے۔ جو مٹی کے برتن بنانے والے ہیں ان کو بھی منع کردیا گیا تھا۔ ایک زمانے میں یہ ساری مشکلات تھیں مگر اب وہ لوگ کہاں ہیں۔ ان کی اولادیں احمدی ہوگئی ہیں اور وہی لوگ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کی کوشش کی ان کی اولاد اسے پھیلانے میں مصروف ہے۔ یہی مدرسہ جس جگہ واقعہ ہے (مدرسے میں خطاب فرما رہے تھے) یہاں پرانی روایات کے مطابق جنّ رہا کرتے تھے۔ (پہلی روایات تھیں کہ یہاں اس جگہ پر جنّ رہتے ہیں) اور کوئی شخص دوپہر کے وقت بھی اس راستے سے اکیلا نہ گزر سکتا تھا۔ اب دیکھو وہ جنّ کس طرح بھاگے۔ مجھے یاد ہے اس (ہائی سکول والے) میدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور شمال کی طرف بھی بہت دُور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی تنگدست۔ باقی سب بطور مہمان آتے تھے۔ لیکن اب دیکھو خدا تعالیٰ نے کس قدر ترقی اسے دے دی ہے''۔

(الفضل قادیان 9 فروری 1932ء صفحہ 6 جلد 19 نمبر 95)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ سے بھی نکل کے باہر قادیان کی وسعت ہوتی چلی جارہی ہے۔ احمدی بھی خوبصورت مکانات بنا رہے ہیں۔ فلیٹ بنا رہے ہیں۔ جماعت کے بھی گیسٹ ہاؤسز بن رہے ہیں۔ فلیٹس بن رہے ہیں۔ کوارٹر بن رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کی بستی کی ترقی تو ہم دیکھتے چلے جارہے ہیں۔ اب وہ مخالف ہندو جو (بیت) اقصیٰ میں اس وجہ سے غصے میں آتا تھا اور احمدیوں سے لڑتا تھا کہ بچوں کا شور ہوتا ہے اور یہاں زیادہ لوگ آگئے ہیں کیونکہ اس کا گھر (بیت) اقصیٰ کے صحن کے شرقی جانب تھا اور ساتھ جڑا ہوا تھا۔ آج وہ گھر جو ہے وہ (بیت) اقصیٰ کی جب extension ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بیت) اقصیٰ کا حصہ بن چکا ہے۔

مخالفین کی بائیکاٹ اور ایذا رسانی کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود کا بائیکاٹ بھی ہم نے دیکھا۔ وہ وقت بھی دیکھا جب چوہڑوں کو صفائی کرنے اور سقّوں کو پانی بھرنے سے روکا جاتا تھا۔ پھر وہ وقت بھی دیکھا جب حضرت مسیح موعود کہیں باہر تشریف لے جاتے تو آپ پر مخالفین کی طرف سے پتھر پھینکے جاتے اور وہ ہر رنگ میں ہنسی اور استہزاء سے پیش آتے۔ مگر ان تمام مخالفتوں کے باوجود کیا ہوا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود خطبہ دے رہے تھے۔ کہتے ہیں ''آپ جتنے لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں آپ میں سے پچانوے فیصدی وہ ہیں جو اُس وقت مخالف تھے یا مخالفوں میں شامل تھے مگر اب وہی پچانوے فیصدی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد جماعت میں شور اٹھا۔ اس کا کیا حشر ہوا۔ اس فتنہ کے سرگروہ وہ لوگ تھے جو صدر انجمن پر حاوی تھے اور تحقیر کے طور پر کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایک بچے کی غلامی کرلیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی بچے کا ان پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ لوگ قادیان چھوڑ کر بھاگ گئے اور اب تک یہاں آنے کا نام نہیں لیتے۔ انہیں لوگوں نے اس وقت بڑے غرور سے کہا تھا کہ جماعت کا اٹھانوے فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے اور دو فیصدی ان کے ساتھ۔ (یعنی خلافت کے ساتھ۔) مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو فیصدی بھی ان کے ساتھ نہیں رہا اور اٹھانوے فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہماری جماعت میں شامل ہو چکا ہے''۔ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 207)

حضرت مصلح موعود اُس وقت جب خطبہ دے رہے تھے تو جتنے لوگ ان کے سامنے بیٹھے ہوں گے اِس وقت لندن میں میرے خیال میں اُس سے زیادہ تعداد میں لوگ میرے سامنے بیٹھے ہیں بلکہ (بیت) فضل میں بھی جمعہ ہو رہا ہے وہاں بھی شاید اس سے زیادہ لوگ ہوں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات کی نشانی ہے کہ دنیا میں کہاں کہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو پھیلا دیا ہے۔

پس یہ باتیں حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہیں اور آپ کے بعد جاری خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی دلیل ہیں اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان باتوں کو ہم ہمیشہ سامنے رکھیں اور یہ باتیں ہمارے اور ہماری نسلوں کے ایمانوں میں ہمیشہ اضافہ کرتی رہیں۔

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت شیخ نظام الدین صاحب آف جہلم

یکے از تین صد تیرہ رفقاء مسیح موعود

حضرت شیخ نظام الدین صاحب ولد مکرم محمد ہاشم صاحب جہلم کے رہنے والے تھے اور جہلم کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے، آپ نے 1892ء میں بیعت کی توفیق پائی، آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے:

20 جولائی 1892ء شیخ نظام الدین ولد محمد ہاشم سابق دکاندار شہر جہلم

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 362)

آپ نے حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحب کی معیت میں دستی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا، ان کی بیعت کا اندراج بھی ساتھ ہی درج ہے۔ فروری 1925ء میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے جہلم میں آپ کی مختصر روایات قلم بند کیں، وہ بیان کرتے ہیں:

آج بتاریخ 5/2/25 شیخ نظام الدین صاحب احمدی سکنہ جہلم نے مجھ سے بیان کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جھوٹ بولنا لعنتی کا کام ہے کہ

''1888ء، 1889ء کا واقعہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دریائے جہلم سے پار ایک ماتم خوانی ہوگئی ہے، میں اور مولوی برہان الدین صاحب اور دس اور آدمی ہماری برادری کے ماتم پُرسی کے لئے گئے ہیں چنانچہ جب ماتم پُرسی کرکے 4 بجے شام کے قریب واپس آرہے ہیں تو راستہ میں جاتے ہوئے ایک اکیلا مکان دیکھا تھا، واپسی پر وہ ایک شہر بنا ہوا دکھائی دیا۔ وہاں کے ایک رہنے والے سے دریافت کیا کہ صبح تو ایک مکان تھا مگر اب شہر ہوگیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا کہ اس میں کوئی تعجب نہیں یہ شہر تو دنیا میں مشہور ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ ...... پھر ہمیں اپنے مکان میں لے گئے جو گول بنگلہ کی طرح تھا، آپ اندر گئے اور کھانا تیار کرنے کے لئے کہہ آئے پھر ہمارے پاس بیٹھ گئے پھر دوبارہ اندر گئے اور ہمارے لئے سیویاں لائے اور اپنے ہاتھ سے گھی اور شکر ڈالا، ہم کھا ہی رہے تھے کہ آنکھ کُھل گئی۔

اس خواب کو دو یا تین ہی سال گزرے تھے۔ خواب کے وقت حضرت مسیح موعود کے متعلق کوئی ذکر نہ سنا تھا مگر دو یا تین سال بعد کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا چرچا ہوا اور ہم مخالف ہوگئے۔ فیض احمد ویکسینیٹر کے پیچھے ہم نماز پڑھا کرتے تھے، چونکہ وہ احمدی تھے اس لئے بعد میں چھوڑ دی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ہم اُن کے مکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے کہا: لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے متعلق لوگوں کو بہت خوابیں آئیں گی۔ مجھے بھی اپنی خواب یاد آگئی چنانچہ میں نے اپنی خواب حضرت مسیح موعود کو لکھ کر بھیجی، جواب میں آپ نے لکھا کہ خواب مبارک ہے۔ پھر اُس کے کچھ عرصہ بعد ایک دن جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے کہ شیخ اللہ دتا نے مولوی برہان الدین صاحب سے پوچھا کہ آپ کا خیال حضرت مرزا صاحب کے متعلق کیا ہے؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں نے پہلے آپ کو دیکھا تھا، آپ نہایت متقی، پرہیزگار اور دین کی سرتوڑ مدد کرنے والے، مخالفوں سے مباحثہ کرنے والے اور قرآن مجید و احادیث پیش کرتے ہیں، اب مجھے معلوم نہیں کیونکہ اب کوئی اُن کی کتاب میں نے نہیں پڑھی۔ چنانچہ شیخ اللہ دتا صاحب نے کہا کہ آپ خود جائیں اور حالات دریافت کر آئیں، مولوی صاحب نے عذر کیا کہ میرے گھر میں کوئی نہیں اور سفر خرچ وغیرہ بھی نہیں۔ میں نے کہا کہ سفر خرچ وغیرہ میں دوں گا، تب مَیں اور شیخ قمرالدین والد شیخ فضل حق احمدی اور مولوی برہان الدین تینوں مل کر قادیان جانے کے لئے تیار ہوئے چنانچہ جب نہر پر پہنچے تو جو مقدمہ خواب میں مَیں نے دیکھا تھا بعینہٖ وہی تھا اور عین گیارہ بجے قادیان پہنچے اور بالکل خواب کا نظارہ وہاں پایا۔ تب حضرت مسیح موعود کو ملے اور جس کمرہ میں خواب میں بیٹھے تھے اسی کمرہ میں آپ کو بیٹھے پایا تب مولوی صاحب نے عذر خواہی کی کہ میں نے کفر کے فتوے پر دستخط کئے ہوئے تھے اور میں نے غلطی سے فتوے پر دستخط کئے ہیں، میں معافی مانگتا ہوں۔ حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ ایسا ہو جاتا ہے، یہ معمولی بات ہے۔ بیعت کے لئے عرض کی تو فرمایا کہ دو تین دن ٹھہر کر تحقیق کرلو اور پھر بیعت کرنا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ شیطان دشمن ہے شائد کوئی اور شبہ ہمارے دل میں نہ ڈال دے، آپ بیعت لے لیں۔ تب دوسرے دن جولائی 1892ء کو آپ نے بیعت لی۔ حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام کی ایک کاپی مجھے دی اور ایک مولوی صاحب کو، قمرالدین نے بھی ایک کاپی طلب کی، آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ پڑھے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ پھر آپ کیا کریں گے، آپ کو ضرورت نہیں.... اس کے دونوں لڑکے شیخ فضل حق اور شیخ عبدالواحد دونوں احمدی ہیں''۔

(الحکم 21 جولائی 1938ء صفحہ 4,5)

بیعت کے بعد اسی سال دسمبر کے مہینے میں

باقی صفحہ 7 پر

کرکٹ ورلڈکپ کی تاریخ اور ریکارڈز

مکرم رانا ناصر محمود طاہر صاحب

کرکٹ کا کھیل تقریباً ڈیڑھ صدی سے دنیا میں کھیلا جا رہا ہے لیکن گزشتہ چند دہائیوں سے اس کی مقبولیت اور ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے۔ایک زمانہ تھا جب صرف پانچ روزہ روایتی ٹیسٹ میچز ہوا کرتے تھے، پھر ایک لمبے عرصہ کے بعد ایک روزہ کرکٹ کا آغاز ہوا، کرکٹ کھیلنے والی ٹیموں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کھیل میں جدّت اور دلچسپی بڑھانے کے لئے نئے نئے قواعد وضوابط اور طریق وضع کئے گئے۔اسی طرح دولت اور کمرشل ازم کی ترقی سے بھی کرکٹ میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں۔آج کرکٹ صرف ایک کھیل نہیں بلکہ ایک انڈسٹری بن چکا ہے جس میں کھلاڑیوں اور شائقین کے لئے دلچسپی اور کشش کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔کرکٹ کے موسم میں جبکہ ورلڈ کپ کی آمد آمد ہے، کرکٹ ورلڈ کپ کی تاریخ اور نمایاں ریکارڈز پر ایک نظر ڈالنا مقصود ہے تا کہ شائقین کرکٹ کے عالمی میلہ سے زیادہ محظوظ ہوسکیں۔

1971ء میں محدود اوورز کی ایک روزہ کرکٹ کے آغاز کے بعد 1975ء میں انگلستان کی سرزمین پر پہلا ورلڈ کپ منعقد ہوا۔اس میں ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والی چھ ٹیموں انگلینڈ، آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، پاکستان، بھارت اور نیوزی لینڈ کے علاوہ سری لنکا اور ایسٹ افریقہ کی ٹیموں نے حصہ لیا۔اس ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز نے آسٹریلیا کو شکست دے کر بازی اپنے نام کی۔

1979ء میں دوسرا عالمی کرکٹ ٹورنامنٹ بھی انگلستان میں کھیلا گیا۔اس میں بھی آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا، ایسٹ افریقہ کی جگہ اس بار کینیڈا کی ٹیم کو ورلڈ کپ کھیلنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ایک مرتبہ پھر ویسٹ انڈیز نے اپنے مخصوص کھیل کا لوہا منوایا اور اس بار میزبان انگلینڈ کو ہرا کر ورلڈ چیمپئن ہونے کا کامیاب دفاع کیا۔

1983ء میں انگلینڈ میں ہونے والے تیسرے مسلسل ورلڈ کپ میں بھی آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا، اس بار زمبابوے کی ٹیم نے اس ٹورنامنٹ میں پہلی مرتبہ شرکت کی۔اور پہلے ہی میچ میں آسٹریلیا کی مضبوط ٹیم کو ہرا کر سب کو حیران کر دیا۔فائنل میں دفاعی چیمپئن ویسٹ انڈیز کو بھارت کے ہاتھوں شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور یوں کرکٹ پر حکمرانی کا تاج ہندوستانی ٹیم کے سَر پر سجا۔اس ٹورنامنٹ کی خاص بات یہ تھی کہ ایک روزہ کرکٹ میں پہلی مرتبہ 30 yards یا 27 metres کا دائرہ متعارف کروایا گیا جس میں ہر وقت کم از کم چار فیلڈرز کی موجودگی ضروری تھی۔

1987ء کا عالمی کپ سرزمین بِرّصغیر پاک وہند میں منعقد ہوا، اس ٹورنامنٹ میں میچ کی ہر اننگز کو 60 کی بجائے 50 اوورز کا کر دیا گیا۔اس ورلڈ کپ میں دونوں میزبان ممالک یعنی پاکستان اور بھارت کو سیمی فائنل میں شکست کا سامنا کرنا پڑا فائنل میں آسٹریلیا نے روایتی حریف انگلینڈ کو 7 رنز سے شکست دے کر چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔اس ٹورنامنٹ میں بھی آٹھ ٹیمیں شامل ہوئیں۔

1992ء کے ورلڈ کپ کی میزبانی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے مشترکہ طور پر کی، جنوبی افریقہ کی ٹیم کی ورلڈ کپ میں پہلی مرتبہ شمولیت سے ٹیموں کی تعداد 9 ہوگئی۔پہلے راؤنڈ میں ہر ٹیم نے دوسری ٹیموں کے خلاف میچز کھیلے۔سیمی فائنل میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کی مضبوط ٹیم کو مات دی اور جنوبی افریقہ کو انگلینڈ کے ہاتھوں شکست کا مزہ چکھنا پڑا۔یوں پاکستان اور انگلینڈ کے مابین فائنل میلبورن کرکٹ گراؤنڈ (MCG) میں کھیلا گیا جس میں عمران خان، انضمام الحق اور وسیم اکرم کی شاندار اور یادگار پرفارمنس نے پاکستان کو فتح دلائی۔اس ٹورنامنٹ کی خاص بات کھلاڑیوں کا رنگین لباس، سفید گیند کا استعمال اور مصنوعی روشنیوں میں ڈے اینڈ نائٹ میچز کا انعقاد تھا۔اس ورلڈ کپ میں نیوزی لینڈ کے مایہ ناز بیٹسمین مارٹن کرو کو مجموعی طور پر 456 رنز سکور کرنے پر ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ دیا گیا۔

1996ء کا چھٹا عالمی کرکٹ میلہ ایک مرتبہ پھر پاکستان اور بھارت کی سرزمین پر لگا، سری لنکا کو بھی چند میچز کی میزبانی دی گئی، البتہ آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کی ٹیموں نے وہاں کھیلنے سے انکار کر دیا اور سری لنکن ٹیم کو ان کے خلاف میچز میں فاتح قرار دیا گیا۔اس ٹورنامنٹ میں 12 ٹیمیں شامل ہوئیں۔کینیا، متحدہ عرب امارات اور ہالینڈ کی ٹیمیں پہلی مرتبہ ورلڈ کپ میں شامل ہوئیں۔اس بار قسمت کی دیوی سری لنکن ٹیم پر مہربان ہوئی اور اس نے آسٹریلوی ٹیم کو لاہور کے قذافی سٹیڈیم میں شکست سے دوچار کر کے عالمی کپ اپنے نام کیا۔سری لنکا کے سنتھ جے سوریا 221 رنز اور 7 وکٹوں سے ساتھ ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

1999ء میں کرکٹ ورلڈ کپ چوتھی مرتبہ انگلستان میں کھیلا گیا۔اس ورلڈ کپ میں ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والے 9 ممالک کے علاوہ بنگلہ دیش، سکاٹ لینڈ اور کینیا کی کرکٹ ٹیموں نے بھی شرکت کا اعزاز حاصل کیا۔فائنل میں آسٹریلیا نے پاکستان کو بآسانی شکست دی۔اس ٹورنامنٹ کا سب سے دلچسپ میچ جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کے مابین کھیلا گیا سیمی فائنل تھا جو کہ ٹائی ہوا، یہ میچ آج بھی شائقین کرکٹ کی یادوں میں تازہ ہے۔اس ورلڈ کپ کے چند میچز سکاٹ لینڈ، آئرلینڈ، ویلز اور نیدرلینڈز میں بھی منعقد ہوئے۔اس ورلڈ کپ میں جنوبی افریقہ کے آل راؤنڈر لانس کلوزنر نے ناقابل فراموش کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔انہوں نے 281 رنز اور 17 وکٹوں کے ساتھ بہترین کھلاڑی ہونے کا اعزاز اپنے نام کیا۔

2003ء میں جنوبی افریقہ، زمبابوے اور کینیا میں آٹھواں عالمی کرکٹ کپ منعقد ہوا۔جس میں 14 ٹیموں نے شرکت کی۔ پاکستانی ٹیم بھارت، آسٹریلیا اور انگلینڈ سے شکست کھانے کے بعد پہلے راؤنڈ میں ہی ورلڈ کپ سے باہر ہوگئی۔اس عالمی کپ کی ایک اہم اور حیران کن بات یہ تھی کہ کینیا کی بظاہر کمزور ٹیم نے سیمی فائنل تک رسائی حاصل کی۔جوہانسبرگ کے The Wanderers کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے گئے فائنل میں رکی پونٹنگ کی شاندار بیٹنگ کی بدولت آسٹریلیا نے بھارت کو شکست دے کر لگاتار دوسری مرتبہ اور مجموعی طور پر تیسری مرتبہ ٹائٹل اپنے نام کیا۔ سچن ٹنڈولکر 673 رنز بنا کر ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

نواں کرکٹ ورلڈ کپ 2007ء میں جزائر غرب الہند (West Indies) میں منعقد ہوا۔اور یوں کرکٹ کے عالمی ٹورنامنٹس اب تک دنیا کے آبادی والے سب براعظموں میں منعقد ہو چکے ہیں۔ اس مرتبہ 16 ٹیمیں ورلڈ کپ میں شامل ہوئیں جنہیں 4 گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ پاکستان کو پہلے راؤنڈ میں آئرلینڈ کی بظاہر کمزور ٹیم کے ہاتھوں شکست ہوئی اور پاکستان ناکام وطن واپس لوٹا۔اسی طرح بھارت کا اس ورلڈ کپ میں سفر بنگلہ دیش کے ہاتھوں شکست کے بعد ابتدائی راؤنڈ میں ہی اختتام پذیر ہوگیا۔کنگسٹن جمیکا میں ہونے والے فائنل میں ایڈم گلکرسٹ کی طوفانی بیٹنگ کی بدولت آسٹریلیا نے سری لنکا کو ہرا کر چوتھی مرتبہ کرکٹ کے عالمی چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔اس مرتبہ آسٹریلیا کے مایہ ناز فاسٹ باؤلر گلین میگراتھ 26 وکٹیں حاصل کر کے ورلڈ کپ 2007ء کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

کرکٹ کا دسواں عالمی کپ فروری، مارچ اور اپریل 2011ء کے مہینوں میں بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش میں منعقد ہوا۔سکیورٹی کے مسائل کی بنا پر پاکستان کو میزبانی سے محروم کر دیا گیا۔اس ٹورنامنٹ میں شامل 14 ٹیموں کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ پاکستانی ٹیم سیمی فائنل میں بھارت کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہوئی۔فائنل مقابلہ سری لنکا اور بھارت کے مابین ممبئی کے وانکڈے سٹیڈیم میں کھیلا گیا جس میں مہندر سنگھ دھونی کی شاندار پرفارمنس کی بدولت بھارتی ٹیم نے دوسری مرتبہ عالمی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ یوراج سنگھ نے اپنی ٹیم کی فتح میں نمایاں کردار ادا کیا اور بہترین کھلاڑی ہونے کا ایوارڈ حاصل کیا۔

کرکٹ کا گیارھواں عالمی کپ 14 فروری 2015ء سے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی سرزمین پر کھیلا جائے گا۔ اس مرتبہ بھی ٹورنامنٹ میں کُل 14 ٹیمیں شرکت کریں گی، جنہیں دو گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔گروپ A میں میزبان آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے علاوہ انگلینڈ، سری لنکا، بنگلہ دیش افغانستان اور سکاٹ لینڈ کی کرکٹ ٹیمیں شامل ہیں۔جبکہ گروپ B میں دفاعی چیمپئن بھارت، پاکستان، جنوبی افریقہ، ویسٹ انڈیز، زمبابوے، آئرلینڈ اور متحدہ عرب امارات کی ٹیمیں موجود ہیں۔ورلڈ کپ کا ابتدائی میچ نیوزی لینڈ اور سری لنکا کے مابین کھیلا جائے گا۔روایتی حریف پاکستان اور بھارت 15 فروری کو ایڈیلیڈ کے میدان میں مقابلہ کریں گے۔کرکٹ کے مداح بے تابی سے ورلڈ کپ کے آغاز کے منتظر ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 6: حضرت شیخ نظام الدین صاحب

آپ پھر قادیان حاضر ہوئے اور جماعت احمدیہ کے دوسرے سالانہ جلسے میں شمولیت کا شرف پایا، شاملین جلسہ کی فہرست حضرت اقدس کی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' کے آخر میں درج ہے جس میں آپ کا نام چالیسویں نمبر پر ''میاں نظام الدین صاحب محلّہ خوجیاں ضلع جہلم'' درج ہے۔

(روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 617)

اسی کتاب کے صفحہ 633 پر آپ کے چندہ دینے کا ذکر بھی موجود ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے آپ کا نام اپنے 313 رفقاء میں شامل فرمایا ہے، آپ کا نام اس فہرست میں 182 ویں نمبر پر درج ہے:

182 میاں نظام الدین صاحب۔جہلم

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 327)

حضرت شیخ نظام الدین صاحب بفضل اللہ تعالیٰ موصی (وصیت نمبر 2029) تھے، آپ نے 25/اگست 1932ء کو وفات پائی اور جہلم میں ہی دفن ہوئے، یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

کمال لیبارٹریز بین الاقوامی معیار کی ہومیو پیتھک پوٹینسی رعایتی قیمت پر

پوٹینسی پیکنگ:	20ML	30ML	120ML
6x- 30	30/-	40/-	90/-
200	35/-	45/-	100/-
1000	40/-	50/-	110/-

دل کی خوراک ☆ دل کا ٹانک

کریٹیگس مدر ٹنکچر یہ دوا دل کی تکالیف میں ایک قابل قدر اور لاثانی دوا ہے۔حفظ ماتقدم استعمال ہوسکتی ہے

450ML	120ML	30ML	20ML
550/-	150/-	70/-	50/-

اس کے علاوہ جرمن شوابے پوٹینسی جرمن وفرانس وکمال لیبارٹریز کے مرکبات نیز ہومیو پیتھک سامان بریف کیس، ڈراپرز، گولیاں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

047-6211399 ☆ 047-6212399

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

بقیہ از صفحہ 7

ورلڈ کپ کرکٹ کے چند اہم ریکارڈز

ورلڈ کپ مقابلوں میں جیت کا سب سے بہترین تناسب آسٹریلوی ٹیم کا ہے۔جس نے 74% میچز میں کامیابی حاصل کی ہے۔جنوبی افریقہ کی ٹیم 66% میچز میں کامیابی کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔سب سے زیادہ ٹیم سکور بھارت کا ہے جس نے 2007 میں برمیوڈا کے خلاف پورٹ آف سپین، ٹرینیڈاڈ کے میدان میں 413 رنز سکور کئے۔جبکہ سب سے کم ٹیم سکور کینیڈا کا ہے ،2003ء کے ورلڈ کپ میں کینیڈین ٹیم سری لنکا کے خلاف صرف 36 رنز پر ڈھیر ہوگئی تھی۔سب سے بڑا انفرادی سکور *188 گیری کرسٹن کا ہے (جنوبی افریقہ بمقابلہ متحدہ عرب امارات 1996ء) ورلڈ کپ کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی سچن ٹنڈولکر ہیں، جنہوں 44 اننگز میں 57 کی اوسط سے 2273 رنز بنائے ہیں۔اسی طرح سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کا ریکارڈ بھی ٹنڈولکر کے پاس ہے جو ورلڈ کپ مقابلوں میں 6 سنچریاں بنا چکے ہیں۔ باؤلنگ میں گلین میگراتھ 39 میچوں میں 71 وکٹوں کے ساتھ سرِفہرست ہیں۔ایک اننگز میں 15 رنز کے عوض 7 وکٹیں حاصل کرنے کا اعزاز بھی میگراتھ کے نام ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ الفضل فوری طور پر ادا فرمادیں۔ ہر خریدار کی چٹ پر میعاد چندہ درج کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی مینیجر الفضل کو صدر انجمن احمدیہ کے نام کراس چیک یا طاہر مہدی وڑائچ کے نام منی آرڈر ارسال فرمادیں تاکہ دفتر کو VP بھجوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

VP بھجوانے کی صورت میں یاد رکھیں کہ یہ طاہر مہدی وڑائچ کی طرف سے آئے گی۔اس نام کی VP وصول کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔فروری

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:46

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 فروری 2015ء

6:25 am	حضور انور کا دورہ بھارت 26 نومبر 2008ء
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اپریل 2009ء
10:00 am	لقاء مع العرب
11:50 am	اطفال الاحمدیہ سے ملاقات 30 نومبر 2014ء
1:40 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2015ء
11:25 pm	بستان وقف نو

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری
پیشکش
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ
فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شو روم: 047-6213961

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

کار برائے فروخت
سوزوکی سوفٹ (Suzuki Swift) ماڈل 2011 انجن 1328 سی سی، رنگ: گرے بہترین کنڈیشن میں برائے فروخت ہے۔صرف 20 ہزار کلومیٹر چلی ہے۔خواہشمند احباب درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔
موبائل نمبر: 0334-6366505

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور۔فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421:

ضرورت ہے
مجھے اپنے بیوٹی پارلر میں کام کی زیادتی کی وجہ سے کم از کم 5 سالہ تجربہ کار بیوٹیشن کی ضرورت ہے۔
دارالرحمت غربی ربوہ رابطہ: 0335-7716232

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
Jalsa Visa
Apeel Cases
Visit / Business Visa.
Family Settlement Visa.
Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
EC
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

داخلہ نرسری کلاسز 2015ء
الصادق اکیڈمی ربوہ
☆ الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ 14 فروری 2015ء سے شروع ہوگا جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
☆ جونیئر نرسری داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2015ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کیلئے عمر $3\frac{1}{2}$ سال سے $4\frac{1}{2}$ سال ہوگی۔
☆ داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ و مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
☆ مزید معلومات کیلئے فون پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی
6214434-6211637

FR-10

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com

گرینڈ سیل میلہ
مورخہ 31 جنوری تا 10 فروری تمام لیڈیز، جینٹس اور بچوں کے جوتوں کی قیمتوں میں غیر معمولی کمی

مردانہ جوگر	بچوں کے جوگر	لیڈیز جوتے
600/-	250/-	300/-
750/-	350/-	400/-
850/-		500/-

مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ